گردوپیش

مفکر بلغاری

منتخب حکومت کی ذمہ داریاں:

پاکستان میں مسلم لیگ (ن) اور A.N.P کے اشتراکِ عمل سے PP کی نئی حکومت معرضِ وجود میں آچکی ہے، نیز سندھ اور بلوچستان میں پی پی نے پنجاب میں P.M.L-N اور سرحد میں A.N.P نے حکومتیں تشکیل دی ہیں۔ مسلم لیگ (ن) کے ساتھ مری میں پی پی کا ایک معاہدہ عمل میں آیا تھا، اس کے تحت دونوں پارٹیوں کا باہمی تعاون میڈیا کی آزادی اور ججز کی بحالی سے مشروط ہے۔ نئے وزیراعظم جناب سید یوسف رضا گیلانی کے کندھے پر نت نئی ذمہ داریاں آن پڑی ہیں، جن میں ججز کی بحالی، قبائلی عمائدین سے مذاکرات، آٹے کا بحران اور مہنگائی پر قابو پانا وغیرہ شامل ہیں۔ یوسف کنعان کو بھی حیاتِ مستعار میں امتحان سے گزرنا پڑا' کنواں میں پھینکا گیا اور جرمِ ناکردہ کی پاداش میں اسیرِ زنداں ہونا پڑا بقول داغ دہلوی

یوسف کو چاہ میں تو مسیحا کو چرخ پر
عالم دکھا دیا ہے نشیب و فراز کا

اسی طرح یوسف ملتان نے بھی جیل کی ہوا کھائی اور ''چاہِ یوسف سے صدا'' نامی کتاب تصنیف فرمائی۔ اب وزارت عظمی کا منصب ان کے لئے امتحان کی حیثیت رکھتا ہے۔ مقام مسرت ہے کہ وہ اپنی ذمہ داریوں سے عہدہ برآ ہونے میں مصروف ہیں۔ قائد ایوان بنتے ہی ججز کی بحالی کا اعلان کر دیا۔

۱۶ اپریل کو رائے ونڈ میں سابق وزیراعظم میاں محمد نواز شریف کے ظہرانے میں شرکت کے موقع پر اپنا عزم دہرایا کہ حکومت چارٹر آف ڈیموکریسی کی روح کے مطابق ججوں کی بحالی کو یقینی بنائے گی۔

موصوف چونکہ سید بھی ہیں یوسف، بھی مخدوم بھی ہیں اور گیلانی بھی۔ نیز ان کے فرزندِ دلبند کا نام شیخ عبدالقادر جیلانی ہے، اس لئے امید کی جاتی ہے ان کے دور میں لال مسجد اور جامعہ حفصہ والے ایشوز جیسی کوئی جھلک سامنے نہیں آئے گی۔ بلکہ متاثرین لال مسجد کے زخموں پر مرہم رکھنے کی کوشش کی جائے گی اور مولانا عبدالعزیز صاحب کی باعزت رہائی عمل میں آئے گی۔ اللہ تعالی جناب گیلانی کو اس کی توفیق دے۔

چوہدری برادران کی بے بسی:

حالیہ الیکشن سے قبل چوہدری شجاعت حسین صاحب اور ان کے کزن چوہدری پرویز الٰہی نے میاں نواز شریف صاحب اور آصف علی زرداری کی مخالفت کو اپنا اولین مقصد قرار دے رکھا تھا۔ لیکن امریکی پالیسیوں کی حمایت، لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر بمباری اور قبائلی علاقوں میں آپریشن جیسے باغیانہ اور غدارانہ حربوں کی پاداش میں ان کی پارٹی (ق) لیگ کو عوام نے مسترد کیا اور تو اور خود چوہدری شجاعت حسین نے اپنی آبائی نشست پر چوہدری احمد مختار کے ہاتھوں شکست کھائی۔ چوہدری برادران الیکشن سے قبل اپنے حریفوں کے متعلق سخت لہجے میں بات کرتے تھے' اب انہوں نے نرم لہجہ اختیار کر رکھا ہے۔ لیکن درونِ خانہ ایم۔ کیو۔ ایم والوں سے مل کر نئی حکومت کی بنیاد پر تیشہ زنی میں مصروف ہیں۔

قومی اسمبلی میں قائد ایوان کے انتخاب کے موقع پر چودہری پرویز الٰہی کی تقریر کے دوران حکومتی پارٹیوں کی جانب سے شدید نعرہ بازی ہوئی۔ اس دن موصوف کی بے بسی قابل دید تھی۔ (ق) لیگ کی شکست کے نتیجے میں آسمانِ سیاست کے بڑے بڑے برج الٹ گئے' ان میں خود چوہدری شجاعت حسین، سیاست وقانون کے عظیم سکالر خورشید محمود قصوری' گوہر ایوب خان' اعجاز الحق' ہمایوں اختر' عمر ایوب' شیر افگن نیازی وغیرہ شامل ہیں۔

چوہدری شجاعت حسین کے والد چوہدری ظہور الٰہی ایک با اصول سیاسی رہنما' دکھی انسانیت کے بڑے معاون اور اسلامی اقدار کے زبردست حامی تھے' لیکن ان کے صاحبزادے چوہدری شجاعت حسین اور بھتیجے اور داماد پرویز الٰہی صدر پرویز مشرف کی امریکہ نواز حکومت کی مشین کا پرزہ بن کر کام کرتے رہے۔ بقول میاں شہباز شریف ''اب بھی یہ لوگ رات کے اندھیرے میں صدر مشرف سے ڈکٹیشن لینے جاتے ہیں۔'' میاں صاحب کا خیال ہے کہ یہ فیملی جب ان کے ساتھ تھی تب بھی در پردہ ان کے خلاف تھی۔ میاں صاحب مؤمن کا یہ شعر پڑھیں تو مناسب ہوگا

کس دن تھی اس کے دل میں محبت جو اب نہیں
سچ ہے کہ تو عدو سے خفا بے سبب ہوا

☆☆☆☆☆

بی بی جی کا منشور:

بی بی جی یعنی محترمہ بے نظیر بھٹو ۲۷ دسمبر ۲۰۰۷ کو فوت ہوگئیں۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے انتخابی منشور میں ایک

بات یہ بڑی بات بھی شامل کی تھی کہ ہر گھرانے کے ایک ایک فرد کو ملازمت دی جائے گی۔اب جبکہ پی پی کی حکومت ہے، نئے وزیر اعظم صاحب کو میاں نواز شریف جیسے رعایا پرور سیاہی رہنما کا تعاون حاصل ہے،لہذا محترمہ کی دیرینہ آرزو کے مطابق ہر گھرانے کے ایک ایک فرد کو نوکری دلائیں۔

پچھلے دنوں لاہور میں ایک عورت نے اپنے دو بچوں سمیت ٹرین کے آگے چھلانگ لگا کر خودکشی کرلی۔جناب وزیر اعظم نے اس موقع پر مذکورہ عورت کے گھر جا کر دو لاکھ روپے کی امداد بہم پہنچائی اور سوگوار خاندان کو تسلی دی،اس نوعیت کے واقعات نہ صرف پنجاب میں بلکہ دیگر صوبوں میں اور شمالی علاقہ جات میں بھی رونما ہوتے ہیں۔اس لئے حکومت بے روزگاری کا مسئلہ حل کرنے میں اپنی توانائیاں صرف کرے،ورنہ مسائل میں سنگین اضافہ ہوسکتا ہے۔

شمالی علاقہ جات کے نئے چیرمین کی حلف برداری:

نئے وزیر امورِ کشمیر وشمالی علاقہ جات جناب قمر الزمان نے اسمبلی ہال چنار باغ گلگت میں شمالی علاقوں کے چیرمین کے عہدے کا حلف اٹھایا۔چیف ایگزیکٹو میر غضنفر علی خان نے ان سے حلف لیا' نئے وزیرِ موصوف سے امید کی جاتی ہے کہ وہ شمالی علاقہ جات میں امنِ عامہ کے قیام' ترقی وخوشحالی اور تعلیم کو فروغ دینے میں اپنی صلاحیتیں بروئے کار لائیں گے۔

موصوف کا تعلق پی پی سے ہے۔ان کی پارٹی نے جس طرح مرکز میں تمام جمہوری قوتوں کو اپنے ساتھ ملا رکھا ہے، شمالی علاقہ جات میں بھی وہی طرز عمل اختیار کریں تو دوررس اثرات مرتب ہوسکتے ہیں۔پارٹی اور مذہب کی قیود سے بالاتر ہوکر دکھی انسانیت کی خدمت کی جائے تو غریبوں کی دعائیں بھی حاصل ہوں گی اور اللہ میاں بھی خوش ہوگا۔شمالی علاقہ جات بھی اسی جنس گرانمایہ کا ضرورت مند ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن کی شعلہ نوائی:

مولانا فضل الرحمٰن صاحب منجھے ہوئے سیاسی رہنما ہیں۔قومی اسمبلی میں جب وزیرِ اعظم نے اپنے سودن کے پروگرام کا اعلان کردیا تو اراکینِ اسمبلی نے پوائنٹ آف آرڈر پر اس کے متعلق اپنی آراء پیش کیں۔اس موقع پر مولانا نے بڑی جذباتی تقریر فرمائی۔آپ نے حکومت کے حلیف ہونے کے باوجود نیب اور قبائلی علاقوں سے متعلق وزیر اعظم سے اختلاف کیا۔مولانا کی شعلہ نوائی عروج پر تھی' آپ نے فرمایا کہ نیب جیسے بدنامِ زمانہ ادارے کو ختم کیا جائے' آپ نے قبائلی علاقوں کے متعلق بھی حق گوئی اور شعلہ نوائی کے جوہر دکھائے اور وزیرِ اعظم سے شکوہ کیا کہ قبائلی علاقوں سے متعلق

حکومت نے جو پالیسی اپنائی ہے اس کے متعلق انہیں اعتماد میں نہیں لیا گیا۔ مولانا صاحب نے مطالبہ کیا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ کے سانحے کے متعلق ایک انکوائری کمیٹی بنائی جائے اور ذمہ داروں کو کیفرِ کردار تک پہنچایا جائے اور مولانا عبدالعزیز صاحب اور ان کے گھرانے کی معزز خواتین کو باعزت طریقے سے رہا کیا جائے۔

☆☆☆☆☆

سید صاحبان اپنے نانا ﷺ کی عزت کا بھرم رکھیں

(عبدالوہاب خان)

اس وقت ملک میں سید پرویز اور سید یوسف صاحبان کی حکومت ہے۔ سید صاحبان پر مسلمان ہونے کے ناتے عموماً، حکمران ہونے کے ناتے خصوصاً اور سید ہونے کے ناتے انتہائی خصوصیت کے ساتھ یہ فریضہ عائد ہوتا ہے کہ جس ذاتِ گرامی ﷺ کی نسبتِ سیادت پر فخر کرتے ہیں، اسی ہستی مقدس کا نظامِ شریعت ''اسلامی'' جمہوریہ پاکستان میں نافذ کر دیں یہی اس کے قیام کا نصب العین اور یہی اس کے تمام مسائل کے حل کی کلید ہے۔ یاد رکھیں کہ اس فریضے کی انجام دہی میں ہونے والی تاخیر کا ہر لحظہ وطن عزیز کے ساتھ غداری ہے۔ اور اپنے خاندانی روایات کی پامالی بھی۔ اس صورت میں آپ کی سیادت سے آپ کو اور قوم کو کیا فائدہ حاصل ہوگا؟ جبکہ قرآن کا فیصلہ یہ ہے:

﴿انه ليس من اهلك انه عمل غير صالح﴾

☆☆☆☆☆

اعتذار

التراث شمارہ 25 کے اخبار الجامعہ میں الاثر پبلک سکولز بلتستان کے سالانہ امتحانات کے بجائے ششماہی امتحانات کے مجموعی نتائج درج ہوگئے تھے۔ ادارہ اس غلطی پر معذرت خواہ ہے۔ (ادارہ التراث)

☆☆☆☆☆